19



M B Khan Artist Lucknow

توجہ شرطے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں ... [illegible] ... مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ ... [illegible] ... اور سوؤں کی طرح ... [illegible] ... ہے۔

(۲) قیمت کی ... [illegible] ... کی رعایت ہے ... [illegible] ... سال بھر کے ... [illegible] ... ملے گا۔

(قواعد و ضوابط)

(۱) ... [illegible] ... ہر سال ... لی جاتی ہے۔

(۲) ... [illegible] ... رعایت کی جائے گی۔ ... [illegible]

(۳) ... [illegible] ... قیمت ... [illegible] ... ہے۔

(۴) ... [illegible] ... نہیں ہوتا۔

(۵) ... [illegible] ...

(۶) ... [illegible] ...

نوٹ: ... [illegible] ...

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

منتخبات اودھ پنچ

جلد اوّل

علم و ادب کے عالمانہ اور فلسفیانہ مضامین کا دلچسپ اور سبق آموز مجموعہ ... کا بے بہا خزینہ ... یعنی اودھ پنچ کی تصنیف کے ... صفحات پر مشتمل ہے قیمت فی جلد ... محصول ڈاک اس کے علاوہ۔

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۱ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں یہ مجلدات ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں ہر کتب خانہ میں محفوظ رہنا چاہئیں قیمت فی جلد ... محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

خاص رعایت ۱۹۳۱ء کی جلد خریدنے والے صاحب کو منتخبات اودھ پنچ جلد اول قیمتی ... مفت نذر کی جائے گی۔

مجلدات سنین ماضیہ

۱۹۳۰ء اور اسکے پیشتر کی بھی چند جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد ... محصول بذمہ خریدار

جلد ۱ نمبر ۲

مضامین

۱۴ جون ۱۹۳۶ء

گرما گرم رباعیات

دہ ہتا کیا ہے یا خورشید جناب — دل اور جگر ہے ہیں گرمی سے کباب
ہر ایک مسام سے پسینا ہے رواں — یاں جسم اپنا حمام ہے غسل بر آب

گرمی کی انتہا ہے آیا ہے جون — سوکھا جاتا ہے جسم کا سارا خون
کمزوری ہو رہی ہے غالب ہو تمام — صحت طاقت بھی کھینچی جاتی ہے لون

گرمی ایسی ہے یا کی حضرت اُف اُف — دل چاہتا ہے کہ ہیں آہ، دل تف تف
بیٹھیں یہ جب کرتا ہوں لفظ گفتن — تن جھونکتا ہے بہتا ہے نالی گُھٹ گُھٹ

کتنا کاٹ کے تو جاتے ہیں سب گھر والی — اک عرصے سے اس شہر میں ہے گرمی چھائی
لیکن گرمی کا کٹتا جب کہ نشا سہے — جاتے ہیں سوری شملہ اور نینی تال

گرمی میں دو دلوں کا ملنا مشکل — الفت کے پینگ سے کی لینا مشکل
ہیں دونوں تنگ سے الفت میں تمام — دل کا ایسی تپش میں کھلنا مشکل

وہ راستہ اس میں کی گرمی تھیا — دم ناک میں آگیا ہو انسان جیا
نیچے بھی آگ اور اوپر بھی آگ — دوپہری آتش نے سب کو ہی جھلسکیا

اب تو یہ وحشت کے ہے باہر گرمی — حد سے باہر دکھاتی ہے سر گرمی
آتی ہے یہ بن بلائے ہر ایک کے پاس — مہمان نا خواندہ کی ہے ہمسر گرمی

مشکل وہ نہیں ہے جو آساں یارب — تیری رحمت پر ہم ہیں نازاں یارب
مرجائے دلوں میں ڈالنے کو یہ جان — کب آئے گی آ فصل بہاراں یارب

حکیم

آتشی ... جناب ... صاحب ...

آگ ... گل ... آشنا نہیں

جیون کے ... کوئی ... نہیں — ... نہیں ... نہیں ... نہیں

یہیں مرنا ہو ہم کو جا بجا ہو نہیں — آپ جیسا ہی سچ دل اور دامن نہیں
اسکی گلی میں جائیں تو یاراں کا ہے ڈر — دوش لگا ہوا ہے اور ہمسرا ہستا نہیں
صیاد ہائے بچ کے قفس سے کہاں کہاں — گرمی کے دن ہیں اور مرا گھر نہ کہیں
آ ہم وہ لوگ شہر سے ہیں اولی ہے آرزو — اے اُن تمہارے رہنے کی جا پر ہو جا نہیں
اُردو کو بیچ کے کہتا ہے وہ فارسی ہزار — گو نیم دوہر دل ہی تجا ہے تجا نہیں
حسن کر جہاں پاک ہے اخیر ہی ہو خوش — ہر دو کا وہ وجود نہیں تھا نہیں
پھر جانے ہو وصل ہے کس کام کا نام — یا خود ہی میرے کتے کہ ہیں کیا نہیں
دیکھو جانا میرے خطا خط شمار کی — کثرت کی کھلی ہوئی ہے گر جیا نہ تا نہیں
ہم کون ہیں تیرے عاشق صادق سلام کر — اب ہو گیا جہاں تو چھپا تا نہیں
انگلے لوگ کے کے سب شاعری رنگ — ابھی کل بلبل چمن میں پر کاتنا نہیں
ہمارا کا جا رہے اب تو کس طرح — جگر کوئی بیچ میں کی ناگفتہ نہیں

غزل (از حضرت فیروز لدھیانوی)

کھل گیا ہے جو ہوں لے جا دو گر میرا وجود — رہ گئی اُس کی میں ... کے قال ... گفتہ
شیخ جی کے رقص کا ہی لطف آئے وہاں — ... گر ہو کسی ... گاہ ہے بزم سرود
بیکھ لو اس شہر میں انکا شو فریں گیا — فاکے ہوا ہے اب سر ... جسود
آسمانی اندگی سے ملک کی ہو گیا ہو جا — کار کو وحشت کا بکھرا ہے ... تار و پود
یاد ہے کہ پیام وصل کا کوا جواب — آگئے ... ہو کے میرے پیار ... کے دو
ترک ہی سجے ... گلی اس جانب ... نشین — ... میری ... اور ... کا دود
بیچ میں ... سے ... صلح کو گر — ہر ... ایک ... اس کا سود
چڑھا ... کے ... ہے ... — اے دل مشتاق ... اس ... کی شان ...
سینی ... کی ... رنگینی ... طلب — کھلی آج آئینے میں ... کی نمود
آپ ... فصاحت ... — ... اچھا نہیں ... طبیعت کا جمود

بعض اشتہاروں کا مضحک طرز بیان

(از فیروز لدھیانوی)

اشتہار بازی آجکل معمول سے زیادہ زوروں پر ہے پنجاب کے بعض روزانہ اخباروں کے صفحات مختلف قسم کے اشتہاروں سے پر ہوتے ہیں۔ ہمیں یہ ظاہر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کہ یہ لوگ باسال ... وہ اشتہار باز کس حیل آمیز ترکیبوں سے دنیا کو اُلو بنا کر ٹھگ لیتے ہیں۔ صرف ان اشتہارات کی تحریروں کا مضحکہ خیز پہلو نمایاں کرنے کا ارادہ ہے۔ چنانچہ ایک اشتہار کا مضمون حسب ذیل ہے۔

(۱) **ضرورت ہے**

ایسے با رسوخ اور دیانتدار نوجوانوں کی جو بلغ ... روپے سے ... روزانہ پیدا کرنا چاہیں۔ ضرورتمند اصحاب .... خط و کتابت کریں۔

خدا معلوم کیا ہے کہ یہ بوڑھی اور گنہ گار بازاری کے انہی ایام میں جب کہ بڑے بڑے تاجر اور دوکاندار ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ وہ روپے سے اس روپے کو پیدا کرتے کیسے ممکن ہیں۔ اگر کسی شک ہو ہاتھ سے دیکھا ممکن ہی ہو۔ تو دیانتداری کی دولت ان کا کیا حال ہے۔ اس اشتہار کا مضمون مندرجہ ذیل ہوا چاہیے۔

ایسے چلتے پرزے عیار اور مکار نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو سادہ لوح عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے لوگوں کو سبز باغ دکھا کر ان سے روپیہ اینٹھ سکیں۔ اور یہ کمال دیانتداری سے ہمارے حوالے کر دیں۔

دیکھیے ایک اخبار [illegible] کی معرفت فرمایئے۔

(۲) بال جڑ سے کالا

قیمت فی بوتل تین روپیہ۔ ڈیڑھ [illegible] پانچ روپے۔ [illegible] نو روپے کے تیل میں کالا پیدا ہوگا۔ ساٹھ برس تک کالا رہے [illegible] دو نادام واپس۔

قابل بچا سے مراد سفید بال ہے۔ گو طرز تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اشتہار باز کے ذہن میں خریدار کی ریش مبارک تربوز [illegible] کی کیاری ہے جسمیں تھوڑے سے بیج رہ گئے۔ اور بالکل کچے۔ الغرض مختلف اقسام کے بال بنانے کی بہار موجود ہیں۔ پھر وعدہ ہے۔ کہ ساٹھ برس تک کالا نہ رہے تو دو گنے دام واپس۔ کیسی عمدہ گارنٹی ہے۔

حضرت اشتہار باز کی عمر بھی قابل نہیں چالیس سے کم نہ ہوگی۔ [illegible] خریدار جو اس تیل کو خریدیگا وہ بھی چالیس سال کے [illegible] ہوگا۔ اب دونوں حضرات سو سو برس کی عمر پائیں۔ تو اس شرط کا انجام معلوم ہو۔ یعنی کہ ایک آپ کا تیل لگا کر ریش بڑھانی شروع کرے۔ جو شیطان کی آنت کی طرح بڑھتی جائے۔ قینچی یا استرا لگنا تو حرام ہے۔ بال جڑ سے سیاہ ہی نکلتے چلے آئیں گے۔ ساٹھ برس کے بعد اگر خدا نخواستہ کوئی بال سفید نظر آئے تو دوگنے دام [illegible] پیش کر دیجئے۔ مگر اشتہار باز زندہ رہا تو [illegible] ایک حضرت کا [illegible] وعدہ ہے۔

ایک اور رنگ [illegible] کا اشتہار ملاحظہ ہو۔

(۳) بجلی کی شیشی

احساس قوت [illegible] دل [illegible] کی ضرورت نہیں [illegible] وقت ضرورت اس شیشی کا ڈاٹ کھول کر اس کی خوشبو ناک میں سونگھ لیں۔ پھر جوش جوانی لذت بہار کا تماشا دیکھیں۔ بالکل بے ضرر اور پاک ہے۔

ہمیں اپنے ہندوستانی دواساز [illegible] سے جو توقعات تھیں۔ وہ اس اشتہار سے پوری ہو گئیں۔ کیا یورپ اور امریکہ کے ڈاکٹر کوئی ایسا دوا نسخہ پیش کر سکتے ہیں!

وقت ضرورت [illegible] دوگنی اور لذت بہار کا [illegible]

سمن بنابر انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

دستخط حاکم [illegible]

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر [illegible]

بعدالت جناب [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

آج بتاریخ [illegible] میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

نوٹس نسبت کمانے جگہ کے (عام طور پر)

[illegible]

بنام

[illegible]

آج بتاریخ [illegible] میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

مشتہر کو یہ اگر آپ یہ سوال کریں کہ قلت بیمار کا آشنا کیا ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس وقت یہ صحت ضرورت سے کم ہوتی ہو گی۔ وہی کمزوری کا کا ۲۷ فیصد کا شعب بھی ہو جاتا ہے۔

واضح ہو کہ ایک اور ہے طلسمی کا اشتہار دیکھیے۔

طلسمی آکسیجن منی

یہ اکسیجن منی کا جیسے عجیب ایجاد ہے۔ کمزور آدمی اگر دو منٹ میں طاقتور ہونا چاہتے ہیں۔ تو ضرورت کے وقت یہ آلہ استعمال کریں۔........

غلط ثابت ہونے پر دام واپس۔

فسادات بمبئی کے موقع پر اس آلے کی سخت ضرورت تھی۔ بہت سے کمزور آدمی طاقتوروں کے ہاتھوں پٹتے نظر آئے۔ بمبئی کے باشندوں کو اس آلے کی سرپرستی واجب ہے۔ جہاں فریق مخالف کے غنڈوں کا ہجوم آتا ہوا دیکھا فوراً یہ طلسمی آلہ استعمال کر لیا۔ اور طاقتور بن کر خم ٹھونک آگے بڑھے۔

مگر ایک عجیب ہے۔ اگر یہ آلہ پیچھے ہی پر غلط ثابت ہوا۔ اور فریق مخالف نے کمزوری کی بیلی کر ڈالی۔ بعد ازاں ہسپتال جانے سے پیشتر ہی ملک الموت سدھارنے کی غرض ہو تو غلط ثابت ہونے پر دام واپس لینے کا کیا طریقہ ہوگا۔ کہ اگر خریدنے سے پہلے وصیت نامہ لکھ کر وارثوں کے سپرد کر دیا جائے تاکہ عند الضرورت کام آ سکے۔

(۳) ایک صاحب کرامت اشتہار باز کی شوخی دیکھیے

جو چاہو گے ہو جائیگا

علم محبت کے شائقین ہمارا جنتر گوہر مراد دکھائیگا اس کو اپنے پاس رکھ کر آپ اپنے دل میں کسی کا نام لیں گے۔ خواہ وہ کیسا ہی سنگدل مغرور اور سخت کلام کیوں نہ ہو جہاں کہیں ہو آپ سے ملنے کے لیے تڑپے گا۔ اور جب بھی آپ اس کے سامنے جائیں گے۔ وہ آپ کی محبت کا اظہار کرے گا۔

ہم نے یہ تو دیکھا کہ اس اشتہار کے ہمراہ [illegible] علی صاحب کا سرٹیفکیٹ درج ہے کیونکہ ہمارے بعض احباب کا خیال ہے کہ باوجود عالم پیری عشق کے میدان میں حاجی صاحب کی کامیابی کسی ایسے ہی جنتر کی رہین منت ہے۔

(ایک سرمہ ساز کی نکتہ آفرینی دیکھیے)

سرمۂ ہندی

گرمیوں میں آنکھوں کی ٹھنڈک۔ نظر کی تیزی اور ہر قسم چشم کا بہترین علاج سرمۂ ہندی۔

یعنی۔ آنکھوں کی ٹھنڈک کا یہی علاج ہے۔ اور نظر کی تیزی کا بھی۔

ایک سوال کا اور یہاں جواب ملتا ہے اگر کوئی دکھتی ہوئی سلائی آنکھوں میں گھس گئی ٹھنڈک دور۔ جلن شروع ہو جائے گی۔

اور نظر کی تیزی ۱۰۰ درجہ کا نور ہوگی۔ سرمہ لگایا اور دن کو ادھر نظر سوجھتا ہے ہو۔

بہترین ہے استعمال کے بعد لوگ جانفشانی کریں گے۔

کنایۂ عرب

(گزشتہ سے پیوستہ)

ہاں صاحب ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ہندوستان کے "اوصیائے آدم" کی مزید تشریح کریں گے۔ لہذا سنیے۔

جب حضرت آدم خلیفہ روئے زمین بنائے جانے والے تھے اور اللہ میاں نے فرشتوں کو اطلاع دی تھی کہ ہم ایک خلیفہ بنانے والے ہیں تو فرشتوں نے اپنا خیال ظاہر کیا تھا کہ روئے زمین پر فساد و خونریزی کا دخل ہو جائیگا۔ اللہ میاں نے اس نکتہ چینی کو در خور اعتنا نہیں قرار دیا صرف یہ جواب دیا کہ جو کچھ ہم جانتے ہیں اس سے تم واقف نہیں ہو۔ فرشتوں کی نکتہ چینی معاذ اللہ حضرت آدم سے متعلق نہ تھی بلکہ یہ امر تو سیہ اولاد آدم کے حرکات سے قبل از وقت ہی واقف ہو چکے تھے۔ بس یہ اشارہ اولاد کی جانب تھا۔

آپ جانیے بھلا فرشتوں کے منہ سے نکلی ہوئی بات غیر پوری کیسے رہ سکتی ہے۔ آدم کو دنیا سے رحلت کیے ہزاروں لاکھوں برس ہوگئے ان کی اولاد نے جو کچھ فسادات کیے ان میں سے ہابیل اور قابیل کا قصہ تو ان کی آنکھوں کے سامنے ہی گزرا اور ان کی وفات کے بعد جو کچھ ہوا اسے نوح کا [illegible] کے ذکر کرنے کے لیے [illegible] الفرقان [illegible] عالم کے [illegible] کو عرض کرو یا سب بیان [illegible] کی رائے سے دنیا کے مورخ مخالفت کرتے اور کہتے ہیں کہ پانی کا اثر ہندوستان کے بسنے والے حصہ تک نہیں پہنچا۔ ہزاروں مفسد [illegible] اس طرح [illegible] انقلاب کا سب سے بڑا [illegible] (۱) [illegible] پھر شروع

اطلاع اشتہار حسب ضابطہ [illegible] ۱۹۳۶ء

[illegible]

[illegible] ۲۳۲

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	اصل
			[illegible]
			[illegible]
			[illegible]
			[illegible]
[illegible]	[illegible]	۱۳۲	

[illegible]

تفصیل اراضی

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مہر عدالت — دستخط حاکم

کے سامنے یہی نتیجہ ہو جاتا ہے کہ فساد لا علاج ہو تا جا رہا ہے
فساد دو ہی اور بہر حال نسبت طاقت کے
بہت زیادہ ہیں اور اللہ میاں بھی اس کا اقرار فرما
فرماتے ہیں کہ میرے بندوں میں شکر کرنے والے
قلیل ہیں۔ سو حالی مولانا حضرت شیخ کے پیروں
کی تعداد اتنی قلیل ہے کہ اگر مفسدوں
اور مسلموں کے میان خدانخواستہ مقابلہ کی
ٹھہر سے تو مسلموں کو شکست اٹھانی پڑے۔
اب ذرا میاں صاحب غور کیجئے کہ یہ کیا ہے؟
[illegible] مساوات [illegible] انکار [illegible]
تمام انسانی [illegible] تاریخ عالم (مذہب) اور مساوات
کا خیال اپنے ہی نوع کے مقابلے میں ہوا اور
فساد کا طبیعت ابھر گیا۔

معلوم انسان کو اللہ میاں نے فضلنا بعضکم علی
بعض فرما کے بتا دیا کہ عام مساوات میں استثنا
بھی ہے۔ لہذا جس کو ہم افضل قرار دیں اُسے
اپنے نفوس سے بہتر سمجھ باقی تعیین اختیار ہے۔
اس حکم کو لوگوں نے کبھی نہیں مانا۔ انھوں نے
کبھی انکار نہیں کیا کہ خدائی طاقتوں سے
افضلیت جس کی ثابت ہو اس کے مقابلے پر ہم
افضل ہونے کی سعی نہ کریں۔ تقویٰ اور نیک اخلاق
وغیرہ کی تنقیح اس مقدس بحث سے خارج کر کے
یاروں نے غیر حقیقی فضائل کی طولانی فہرست اپنی
ذات فیض سمات سے منضم کر لی۔ کوئی روپے
پیسے کی افراط پر نازاں اور مساوات کا منکر ہے
کوئی اولاد کی کثرت کنبے قبیلے کی بہتات پر مغرور۔
کوئی جان لیوا ہتھیاروں، سپاہ اور مشینوں
کی بنا پر آپے سے باہر۔ کوئی جسمانی طاقت کے
غرور میں کمزوروں کا سردار بننے اور اپنے
حقوق مرجح رکھنے پر کمربستہ۔ حالانکہ یہ تمام
وجوہ ٹھیک اسی معیار سے دی گئی ہیں جس
معیار سے کہ دیگر حیوانات کو دی گئی ہیں۔ کسی کو
تیز پنجے درشت ناخن۔ خنجر نما دانت نہ دیے تو
دوڑنے کی طاقت اتنی عنایت کر دی کہ بھاگ
کے جان بچا سکے [illegible] کسی [illegible]

قوت کے ضعف کا ازالہ دوسرے وصف کے
ذریعہ کر دیا گیا ہے تاکہ بقا کی صورت نکل آئے
اور مساوات کا قانون بدلنے نہ پائے۔
گر حضرت انسان ان باتوں پہ پہلا کیوں غور
کرتے ہیں وہ تو اشتغال الناس [illegible] کی فکر میں ہر
وقت [illegible] رہتے ہیں مگر ساری دنیا کا خون [illegible]
پر قدرت رکھتے ہوئے [illegible] بات کی [illegible]
کانوں ہمارے کبھی نہ [illegible]
فرمایا ہے کہ حضرت [illegible] کمزوری کا علم کمزوری
[illegible] ایک حکیم شاعر نے قوی اور
ضعیف کا موازنہ کیا خوب کیا ہے ؎

الناس فی نفس ادھم متزیان
من جنسی الذکور والنسوان

آدمیوں کی تعداد دو صنفوں پر ہے مرد۔ عورت ؎

واثر الاول بالایلاد
فاثر الاخیر فی المیلاد

پہلی قسم یعنی مرد تناسل [illegible] اور دوسری
قسم اثر قبول کرنے والی ؎

ھوک الاول قد [illegible]
وکان ضعف غیرہ [illegible]

جس طرح پہلی صنف یعنی مرد کی قوت ضروری ہے
اسی طرح دوسری صنف یعنی عورت کی کمزوری بھی
ضروری ہے تاکہ ایک سے فعل صادر ہو اور دوسرا
فعل کو قبول کرے ؎

[illegible] القوی [illegible] ان یظلما
و[illegible] الضعیف لا ان ینعما
وکان ذالک مخل نظام
مخالفا لحکمۃ الانام

قوی مرد کی شان سے یہ تھا کہ وہ کمزور عورت پر
ظلم کرتا ہو کبھی اچھی نظر سے نہ دیکھے۔ جو کہ یہ
بات نظام عالم کو درہم برہم کرنے والی اور حکمت
کے خلاف تھی۔

فاثر [illegible] الجمال بالنسوان
وبیز الھیبات بالذکران

لہذا اللہ [illegible] ایسا حال [illegible] صاحب کو



وزارت انگلستان کا خاموش مجبر رنگین

"دو منہ کا سانپ چھ مہینے بعد ایک منہ بند ہوتا ہے دوسرا اگلتا ہے"



ملتے کے بالالتزام صاحب ... بھی ... گئے گفتگو ... صاحب ... بیان ... سینہ سے ... کی ... کرتے تھے۔

وللہ ... کل ... فکر ...
کانک ... علی ...

جان صاحب ... وہ ... عشق میں تڑپنے لگے اور ... حالی کی وجہ سے ... اپنے عشق کی تجربت ... ہے۔
... الحق ...

باایں قوت اس امر ... تمام ... میں رہی، ... رخت ...

قلو بھم ... بالجمال
مغلو ... بالمقال

میاں کا دل ... ہو ... اور میاں کی ... درخت ... کر گرگئی ہے

الم ... فی الفواد
... لا ... ولاد

... کی ... جمائی ... ان ... گئیں اور ان کے ... مرد ... اور ... کو بھی ...
جمال ... لا ... صلاد
... لا ... حرد

میں صاحب کو سنگین دل ... کسی کمزور شخص پر ... میاں کا یہ حال ... کے ... میں سینہ ... اور ... سانس ... کے فرماتے ہیں ہے

علوم ... است ... مانند
خراب ... مانند
ہر ... ستارہ ... سے ... کی
فانفقوا ... انفاقا
واصبحوا ... رفاقا

وہ دل جو سرکشان زمانہ کی گردن دبا کے ... گیا ... کا حکم ... دیا جاتا ہے حضرت عشق ساری ... خالی ... دام ... ختم کر دیتے ہیں ہے

... عن ... خائب
... من ... الا ...

... جان کا ... اور ... سا ... اور ... کی جان ... کر ... بھی ... کے پاؤں ... کے ... ہی ... ہیں۔

صبرا ... لا ...
... لا ...
علم سے ... جاتے ... نہیں ...

... تم ... کرتے ہیں یہ
کما کذ الا ... الا ...
و ... الا ...
مشہور ہے ... کہ صاحب ... سلامت ... ہو گر ... کچھ ... جاتا ہے کہ اس کے ... چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

مولانا پنچ کی نوٹ بک

... المطلب ... ترجمہ ...

... ان ... میں ... کا ... عام ہو تا جا رہا ہے ... کے ... ان الفاظ میں کی جا سکتی ہے کہ مرد ... ہو ... ہیں ... کا حکم دیا تھا۔

مصلحت یہ تھی کہ ... اگر ان ... ہوتا ہے ... کی آگ ... رہتے ہیں ... کا ... نقصان نہ ہو گر ... صاحب جلدی ... کی درخواست فرماتے ہیں گے۔

حضرات ... اگر ... گھٹنا ... لنگوٹی نہیں پہنتے مگر ... قانون قدرت کے خلاف ... عمل نہیں کرتے اور ... کا زمانہ معین ... نکالنے کا زمانہ معین بچے پیدا کرنے والے ... کا زمانہ معین۔

... بھی ... قانون قدرت کے پابند ہیں ... سال بھر ... کے لیے ... ہے اور ... ہو جاتی ہے ... کے بھاگ جاتی ہے۔ انسان اپنے واسطے خود ہی ... ہیں۔



مسلح انصاف یا قانونی مجاہد (آرڈیننس)

اور فطرت کی ضرورت تک کوئی پروا نہیں کرتے
جب تک بالکل مجبور نہیں ہو جاتے۔ سچ پوچھیے تو
سائے۔ لنگی ساری۔ دھوتی لنگوٹی ہی اچھا ہے۔
بچوں نے اس وقت تک ان کی نسل قائم رکھی
[illegible] کے تیسرے مصرع (؟) ہو چکے ہوتے
[illegible] ان کا [illegible] حاصل ہوتا۔
اور بردستی [illegible] ہو جاتیں۔ یہ مصلحت اب [illegible]
سے [illegible] قابل عمل [illegible] کے اکثر [illegible]
نے فطرت سے [illegible] کی قسم کھائی ہے
جس کا [illegible] تہذیب کے مرید اب تک نہیں
کرتے۔ جہاں کسی کو دیکھا ادب لطیف لکھ کر سے
[illegible] نے بھی اور پولیس کے حوالے
کر دیا۔ حالانکہ یہ ترقی یافتہ ادب لطیف ہے۔
اور [illegible] انگلستان [illegible] مردوں کو
[illegible] بلا تخصیص لگایا ہے وہ ترسود و
ادب لطیف کی یادگار ہے۔ اس میں صرف نصف
سینہ کھلا رہتا ہے اور نصف [illegible] تک ٹانگیں
کیا آخر اتنا سا بھی [illegible] ہے؟ اگر یہ جائز
ہے تو مکمل تہذیب کیوں ناجائز ہے؟!
اب زبانی ادب لطیف کا حال سنیے جس کا چرچا
آزادی کے تصدق میں یہاں بھی کافی سے زیادہ
ہے۔ بعض شعرائے دہر [illegible] نے عصر نے [illegible]
بے حیائی کے ساتھ اپنے ہیجان جنسی کا اظہار [illegible] و
نشر کرنا شروع کر دیا۔ بوسہ بازی جیسے [illegible]
وصل کہتے ہیں کوئی حقیقت نہیں رکھتی بالکل
[illegible] کی [illegible] آزمائی ہوتی ہے کہ وہ جوانی
کے جوش میں کچھ کر [illegible] ہے۔ [illegible]
کے ذکر میں ادب لطیف گھس جاتی ہے اور
[illegible] کا حال بلا تردد بیان ہوتا ہے
سنتے ہیں کہ لندن میں کوئی [illegible] سے
ادب لطیف میں [illegible] کی [illegible] کے
عنوان سے ایک کتاب لکھی تھی یہ کتاب [illegible]
کی [illegible] تھی۔ مگر انگلستان کے [illegible]
نے اس کی اشاعت [illegible]۔ ہماری [illegible]
نے [illegible] لیا۔ اب جانیے ہندوستان

ادب لطیف کے لکھنے سے محروم نہیں رہ سکتے البتہ
گورنمنٹ چاہے تو اس مقدس کتاب کی نقل [illegible]
بھیج کر ہندوستان کس طرح [illegible] کے [illegible]
شمار ہونے لگے گورنمنٹ کو اس کی [illegible]
تمام جواب ادب لطیف [illegible] اور [illegible]
ترقی [illegible] جھنڈا قائم۔
پرانی تہذیب کے لوگ گورنمنٹ کو اس فعل پر
شاباشی دیتے ہیں گو دنیا میں ایسے بھی لیڈر ہیں
یہ بقول خود اس "ادبی شاہکار" کے ناشر پر
فحش کا الزام نہیں لگ سکتے۔ ان کے نزدیک
ایک ہندوستانی [illegible] خواہ اچھا ہو یا ناجائز
نہایت لغو ہے۔ اور حکومت جو ادب لطیف کو
سارا ادب لطیف [illegible] سمجھ کر
ہوئی ہے۔ یہ لوگ اتنا نہیں غور کرتے کہ باوجود
آزادی [illegible] عریانی جیسی کتاب کو [illegible]
نے فحش قرار دیا وہ ہندوستان میں جو ابھی تک
لنگوٹی باندھنا ساری میں لپٹے رہنا واجب
سمجھتا ہے کیونکر شائع ہو؟!

کاروبار خلیفہ شوکت

سنتے ہیں کہ بیکانیر میں بھی ہلچل [illegible] گئے
اور ایک انقلاب [illegible] کی حیثیت ہو گئی جیسے
مہاراجہ اور ان کی سلطنت پر پانی پھیر دے گی
[illegible]۔ [illegible] دوسری خبر ہے
کہ وہاں مسلمانوں پر ہندوؤں نے کچھ سختی کی
[illegible] جلیں۔ جانیں ضائع ہوئیں۔ یہ دو ہیں
خبریں جن کی تفصیل نہیں دی گئی ہے تو ہم
ضروری سمجھتے ہیں۔ ہمیں حیرت ہے تو یہ کہ بھائی
خلیفہ شوکت کس دھن میں ہیں جو بیکانیر
میں جا کے "آل انڈیا بیکانیر" والا گیت
گاتے ہیں اور [illegible] ان احسانات کا ورد
[illegible] جاتے ہیں جو ان پر اور ان کے مرحوم
بھائی پر مہاراجہ اور [illegible] ایک جگہ سے
[illegible] کے [illegible] کر بجا لاتے ہیں

[illegible]

[illegible] شاعری کی تقلید کریں جو کسی [illegible]
[illegible] نے نیاز [illegible]
[illegible] ہے۔ میں
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] ہمارے۔

[illegible] ایک نقصان ہے۔

ضروری التماس معاصرین سے

اگر اودھ پنچ کے مضامین اپنے [illegible]
[illegible] ضرور [illegible] تاکہ [illegible]
دل و دماغ [illegible] ہو اور آپ کا [illegible]
[illegible] اودھ پنچ کا نام بھی [illegible]
[illegible]

[illegible] اتصال [illegible]

([illegible])

[illegible]
[illegible] تحصیل [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات و معجونی مفرحات جاہل و خود غرض طبیبوں کے ہاتھوں پہنچی کمائی [illegible] سے مایوس ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں کفایت سے حاصل کر لیا [illegible] کی خلاصی ہیں اگر آپ ہمارے مجرب کامل الفن اور حاذق اطبا کے مشورہ سے بلا واسطہ حقیقی فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ معدن الادویہ کی جدید فہرست طلب کر فائدہ اٹھائیے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع پہنچائیے۔ تمام خط و کتابت صیغہ راز میں رہتی ہے۔

المشتہر۔ دواخانہ معدن الجواہر [illegible] لکھنؤ

[illegible] اودھ پنچ

(۱) اودھ پنچ [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible] کی جائے گی۔
(۴) [illegible]
[illegible] کر دیا جائے گا۔

[illegible] جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہر قسم کی آیورویدک ادویات [illegible]

دراکشاسو	قوت بہت بھوک چستی خون و گوشت پیدا [illegible] انگوری منقاؤں سے تیار کیا ہوا قیمت [illegible]
چندن [illegible]	[illegible]
بال سدھا	[illegible] قیمت فی شیشی [illegible]
دادگج کیسری	[illegible] قیمت فی شیشی [illegible]
سدھا سندھو	[illegible] قیمت فی شیشی [illegible]

کوئی دوا خریدنے [illegible] سکھ سنچارک کمپنی متھرا [illegible]

ادویات ہر جگہ [illegible] ملتی ہیں



غذائے روحانی

معدن نغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جسنے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کو محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات. کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انہی سے نقل کی گئی ہیں بعض کا یہ حال ہے کہ اگر آپ سرگم سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صفائی سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اُسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کے بھی آپکو اس کتاب میں ملیں گے مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم نہایت مکمل ہے تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایہ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔ المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ